Lesson 11: Ale Imraan (Ayaat 121 - 138): Day 155

سُوۡرَةُ آلِ عِمۡرَان کی تفسیر

وَاِذۡ غَدَوۡتَ مِنۡ اَهۡلِكَ تُبَوِّئُ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ مَقَاعِدَ لِلۡقِتَالِ ؕ

وَاِذۡ	غَدَوۡتَ	مِنۡ	اَهۡلِكَ	تُبَوِّئُ	الۡمُؤۡمِنِيۡنَ	مَقَاعِدَ	لِلۡقِتَالِ
اور جب	صبح کو نکلا تو	سے	لوگوں اپنے	جگہ دیتا ہے	مسلمانوں کو	بیٹھنے کی	واسطے لڑائی کے

اور (اُس وقت کو یاد کرو) جب تم صبح کو اپنے گھر سے روانہ ہو کر ایمان والوں کو لڑائی کے لیے مورچوں پر (موقع بموقع) متعین کرنے لگے۔

وَاللّٰهُ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ﴿۱۲۱﴾ اِذۡ هَمَّتۡ طَّآئِفَتٰنِ مِنۡكُمۡ اَنۡ تَفۡشَلَا ۙ

وَاللّٰهُ	سَمِيۡعٌ	عَلِيۡمٌ	اِذۡ	هَمَّتۡ	طَّآئِفَتٰنِ	مِنۡكُمۡ	اَنۡ	تَفۡشَلَا
اور اللہ	سننے والا	جاننے والا ہے	جب	قصد کیا تھا	دو فرقوں نے	تم میں سے	یہ کہ	نامردی کریں

اور اللہ سب کچھ سنتا (اور) جانتا ہے ﴿۱۲۱﴾ اُس وقت تم میں سے دو جماعتوں نے جی چھوڑ دینا چاہا۔ مگر

وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلۡيَتَوَكَّلِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۲۲﴾ وَلَقَدۡ نَصَرَكُمُ

وَاللّٰهُ	وَلِيُّهُمَا	وَ	عَلَى	اللّٰهِ	فَلۡيَتَوَكَّلِ	الۡمُؤۡمِنُوۡنَ	وَلَقَدۡ	نَصَرَكُمُ
اور اللہ	دوستدار تھا ان کا	اور	اوپر	اللہ کے	پس چاہیے کہ توکل کریں	ایمان والے	اور البتہ تحقیق	مدد دی تم کو

اللہ اُن کا مددگار تھا۔ اور مومنوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے ﴿۱۲۲﴾ اور اللہ نے جنگ بدر میں

اللّٰهُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذۡ تَقُوۡلُ

اللّٰهُ	بِبَدۡرٍ	وَّ	اَنۡتُمۡ	اَذِلَّةٌ	فَاتَّقُوا	اللّٰهَ	لَعَلَّكُمۡ	تَشۡكُرُوۡنَ	اِذۡ	تَقُوۡلُ
اللہ نے	بیچ بدر کے	اور	تم تھے	بہت کمزور	پس ڈرو	اللہ سے	تاکہ تم	شکر کرو	جس وقت	کہتا تھا تو

بھی تمہاری مدد کی تھی اور اُس وقت بھی تم بے سروسامان تھے۔ پس اللہ سے ڈرو (اور ان احسانوں کو یاد کرو) تاکہ شکر کرو ﴿۱۲۳﴾ جب تم

لِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ اَلَنۡ يَّكۡفِيَكُمۡ اَنۡ يُّمِدَّكُمۡ رَبُّكُمۡ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ

لِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ	اَلَنۡ يَّكۡفِيَكُمۡ	اَنۡ	يُّمِدَّكُمۡ	رَبُّكُمۡ	بِثَلٰثَةِ	اٰلٰفٍ	مِّنَ
واسطے مومنوں کے	کیا نہیں کفایت کرے گا تم کو	یہ کہ	مدد کرے تم کو	رب تمہارا	ساتھ تین	ہزار کے	سے

مومنوں سے یہ کہہ (کر ان کے دل بڑھا) رہے تھے کہ کیا یہ کافی نہیں کہ پروردگار تین ہزار

الۡمَلٰٓئِكَةِ مُنۡزَلِيۡنَ ﴿۱۲۴﴾ ؕ بَلٰٓى ۙ اِنۡ تَصۡبِرُوۡا وَتَتَّقُوۡا وَيَاۡتُوۡكُمۡ مِّنۡ

الۡمَلٰٓئِكَةِ	مُنۡزَلِيۡنَ	بَلٰٓى	اِنۡ	تَصۡبِرُوۡا	وَ	تَتَّقُوۡا	وَيَاۡتُوۡكُمۡ	مِّنۡ
فرشتوں	اتارے ہوئے	بلکہ	اگر	صبر کرو تم	اور	پرہیزگاری کرو	اور آئے تم پر	سے

فرشتے نازل کر کے تمہیں مدد دے ﴿۱۲۴﴾ ہاں اگر تم دل کو مضبوط رکھو اور (اللہ سے) ڈرتے رہو

فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ

فَوْرِهِمْ	هٰذَا	يُمْدِدْكُمْ	رَبُّكُمْ	بِخَمْسَةِ	اٰلٰفٍ	مِّنَ	الْمَلٰٓئِكَةِ
جوش اپنے	یہ ہے کہ	مدد کرے گا تم کو	پروردگار تمہارا	ساتھ پانچ	ہزار	سے	فرشتوں

اور کافر تم پر جوش کے ساتھ دفعتہً حملہ کر دیں تو پروردگار پانچ ہزار فرشتے جن پر نشان ہوں گے تمہاری

مُسَوِّمِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ

مُسَوِّمِيْنَ	وَ	مَا	جَعَلَهُ	اللّٰهُ	اِلَّا	بُشْرٰى	لَكُمْ	وَلِتَطْمَئِنَّ	قُلُوْبُكُمْ
نشان زدہ گھوڑوں پر	اور	نہیں	کیا اس کو	اللہ نے	مگر	خوشخبری	واسطے تمہارے	اور تاکہ آرام پکڑیں	دل تمہارے

مدد کو بھیجے گا ﴿۱۲۵﴾ اور اس مدد کو تو اللہ نے تمہارے لیے (ذریعۂ) بشارت بنایا یعنی اس لیے کہ تمہارے دلوں کو

بِهٖ ؕ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۱۲۶﴾ لِيَقْطَعَ

بِهٖ	وَ	مَا	النَّصْرُ	اِلَّا	مِنْ	عِنْدِ	اللّٰهِ	الْعَزِيْزِ	الْحَكِيْمِ	لِيَقْطَعَ
ساتھ اسکے	اور	نہیں	مدد	مگر	سے	نزدیک	اللہ	غالب	حکمت والے کے	تاکہ کاٹ ڈالے

اس سے تسلی حاصل ہو۔ ورنہ مدد تو اللہ ہی کی ہے جو غالب (اور) حکمت والا ہے ﴿۱۲۶﴾ (یہ اللہ نے) اس لیے (کیا)

طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ ﴿۱۲۷﴾ لَيْسَ

طَرَفًا	مِّنَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْٓا	اَوْ	يَكْبِتَهُمْ	فَيَنْقَلِبُوْا	خَآئِبِيْنَ	لَيْسَ
ایک ٹکڑا	بعض	ان لوگوں کا کہ	کفر کیا انہوں نے	یا	ذلیل کرے ان کو	پس پھر جائیں	نامراد	نہیں

کہ کافروں کی ایک جماعت کو ہلاک یا انہیں ذلیل و مغلوب کر دے کہ (جیسے آئے تھے ویسے ہی) ناکام واپس جائیں ﴿۱۲۷﴾ (اے

لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ

لَكَ	مِنَ	الْاَمْرِ	شَيْءٌ	اَوْ	يَتُوْبَ	عَلَيْهِمْ	اَوْ	يُعَذِّبَهُمْ	فَاِنَّهُمْ
واسطے تیرے	سے	کام	کچھ	یا	پھر آئے	اوپر ان کے	یا	عذاب کرے ان کو	پس بیشک وہ

پیغمبر) اس کام میں تمہارا کچھ اختیار نہیں (اب دو صورتیں ہیں) یا اللہ ان کے حال پر مہربانی کرے یا انہیں عذاب دے کہ یہ

ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ

ظٰلِمُوْنَ	وَ	لِلّٰهِ	مَا	فِي	السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِي	الْاَرْضِ	يَغْفِرُ	لِمَنْ
ظالم ہیں	اور	واسطے اللہ کے ہے	جو کچھ	بیچ	آسمانوں کے	اور	جو کچھ	بیچ	زمین کے ہے	بخشتا ہے	جس کو

ظالم لوگ ہیں ﴿۱۲۸﴾ اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے۔ وہ جسے چاہے بخش

يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٢٩﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

يَّشَآءُ	وَ	يُعَذِّبُ	مَنْ	يَّشَآءُ	وَاللّٰهُ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ	يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ
چاہے	اور	عذاب دیتا ہے	جس کو	چاہے	اور اللہ	بخشنے والا	مہربان ہے	اے لوگو	جو

دے اور جسے چاہے عذاب کرے۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ﴿١٢٩﴾ اے ایمان والو!

اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰٓوا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۪ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ

اٰمَنُوْا	لَا	تَاْكُلُوا	الرِّبٰٓوا	اَضْعَافًا	مُّضٰعَفَةً	وَّاتَّقُوا	اللّٰهَ	لَعَلَّكُمْ
ایمان لائے ہو	مت	کھاؤ تم	سود کو	دونا	دوگنا کیے ہوئے	اور ڈرو	اللہ سے	تاکہ تم

دُگنا چوگنا سود نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرو تاکہ

تُفْلِحُوْنَ ﴿١٣٠﴾ ج وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿١٣١﴾ ج وَاَطِيْعُوا

تُفْلِحُوْنَ	وَاتَّقُوا	النَّارَ	الَّتِيْٓ	اُعِدَّتْ	لِلْكٰفِرِيْنَ	وَاَطِيْعُوا
چھٹکارا پاؤ	اور ڈرو	اس آگ سے	جو کہ	تیار کی گئی ہے	واسطے کافروں کے	اور فرمانبرداری کرو

نجات حاصل کرو ﴿١٣٠﴾ اور (دوزخ کی) آگ سے بچو جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے ﴿١٣١﴾ اور اللہ اور اس

اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿١٣٢﴾ ج وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ

اللّٰهَ	وَالرَّسُوْلَ	لَعَلَّكُمْ	تُرْحَمُوْنَ	وَسَارِعُوْٓا	اِلٰى	مَغْفِرَةٍ	مِّنْ
اللہ کی	اور پیغمبر کی	تاکہ تم	رحم کیے جاؤ	اور جلدی کرو	طرف	بخشش کے	سے

کے رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحمت کی جائے ﴿١٣٢﴾ اور اپنے پروردگار کی بخشش اور بہشت کی

رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿١٣٣﴾ ۙ

رَّبِّكُمْ	وَ	جَنَّةٍ	عَرْضُهَا	السَّمٰوٰتُ	وَالْاَرْضُ	اُعِدَّتْ	لِلْمُتَّقِيْنَ
رب اپنے	اور	جنت کے	کہ چوڑائی اس کی	آسمانوں	اور زمین جتنی ہے	تیار کی گئی ہے	واسطے پرہیزگاروں کے

طرف لپکو جس کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے اور جو (اللہ سے) ڈرنے والوں کے لیے تیار کی گئی ہے ﴿١٣٣﴾

الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ

الَّذِيْنَ	يُنْفِقُوْنَ	فِي	السَّرَّآءِ	وَ	الضَّرَّآءِ	وَ	الْكٰظِمِيْنَ	الْغَيْظَ
جو لوگ کہ	خرچ کرتے ہیں	بیچ	خوشی کے	اور	سختی کے	اور	دبا لینے والے ہیں	غصہ کو

جو آسودگی اور تنگی میں (اپنا مال اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں اور غصے کو روکتے

وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ وَالَّذِيْنَ

وَالْعَافِيْنَ	عَنِ	النَّاسِ	وَ	اللّٰهُ	يُحِبُّ	الْمُحْسِنِيْنَ	وَالَّذِيْنَ
اور معاف کرنیوالے	سے	لوگوں	اور	اللہ	دوست رکھتا ہے	احسان کرنے والوں کو	اور وہ لوگ کہ

اور لوگوں کے قصور معاف کرتے ہیں اور اللہ نیکوکاروں کو دوست رکھتا ہے ﴿۱۳۴﴾ اور وہ

اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا

اِذَا	فَعَلُوْا	فَاحِشَةً	اَوْ	ظَلَمُوْٓا	اَنْفُسَهُمْ	ذَكَرُوا	اللّٰهَ	فَاسْتَغْفَرُوْا
جب	کریں	بے حیائی	یا	ظلم کریں	اپنی جانوں کو	یاد کریں	اللہ کو	پس بخشش مانگیں

کہ جب کوئی کھلا گناہ یا اپنے حق میں کوئی اور برائی کر بیٹھتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے اور اپنے گناہوں کی

لِذُنُوْبِهِمْ ۠ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۠ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا

لِذُنُوْبِهِمْ	وَمَنْ	يَّغْفِرُ	الذُّنُوْبَ	اِلَّا	اللّٰهُ	وَ	لَمْ	يُصِرُّوْا	عَلٰى	مَا
واسطے اپنے گناہوں کے	اور کون	بخشتا ہے	گناہوں کو	مگر	اللہ	اور	نہ	اڑتے ہیں	اوپر	اس چیز کے کہ

بخشش مانگتے ہیں اور اللہ کے سوا گناہ بخش بھی کون سکتا ہے؟ اور جان بوجھ کر اپنے

فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ

فَعَلُوْا	وَ	هُمْ	يَعْلَمُوْنَ	اُولٰٓئِكَ	جَزَآؤُهُمْ	مَّغْفِرَةٌ	مِّنْ	رَّبِّهِمْ
کیا انہوں نے	اور	وہ	جانتے ہیں	یہ لوگ	بدلہ ان کا	بخشش ہے	سے	ان کے رب

افعال پر اڑے نہیں رہتے ﴿۱۳۵﴾ ایسے ہی لوگوں کا صلہ پروردگار کی طرف سے بخشش

وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَنِعْمَ اَجْرُ

وَجَنّٰتٌ	تَجْرِيْ	مِنْ	تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	خٰلِدِيْنَ	فِيْهَا	وَنِعْمَ	اَجْرُ
اور جنتیں	چلتی ہیں	سے	نیچے ان کے	نہریں	ہمیشہ رہنے والے	بیچ اس کے	اور اچھا ہے	ثواب

اور باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں (اور) وہ اُن میں ہمیشہ بستے رہیں گے۔ اور (اچھے) کام کرنے والوں کا بدلہ

الْعٰمِلِيْنَ ﴿۱۳۶﴾ ؕ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ ۙ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ

الْعٰمِلِيْنَ	قَدْ	خَلَتْ	مِنْ	قَبْلِكُمْ	سُنَنٌ	فَسِيْرُوْا	فِي	الْاَرْضِ
عمل کرنیوالوں کا	تحقیق	گزری	سے	پہلے تم	راہیں	پس سیر کرو	بیچ	زمین کے

بہت اچھا ہے ﴿۱۳۶﴾ تم لوگوں سے پہلے بھی بہت سے واقعات گزر چکے ہیں تو تم زمین میں سیر کر کے دیکھ لو

فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿١٣٧﴾ هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ

فَانْظُرُوْا	كَيْفَ	كَانَ	عَاقِبَةُ	الْمُكَذِّبِيْنَ	هٰذَا	بَيَانٌ	لِّلنَّاسِ
پس دیکھو	کیوں کر	ہوا	آخر کام	جھٹلانے والوں کا	یہ	بیان ہے	واسطے لوگوں کے

کہ جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا ﴿١٣٧﴾ یہ (قرآن) لوگوں کے لیے بیانِ صریح

وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿١٣٨﴾

وَ	هُدًى	وَّ	مَوْعِظَةٌ	لِّلْمُتَّقِيْنَ		
اور	ہدایت ہے	اور	نصیحت ہے	واسطے پرہیزگاروں کے		

اور اہلِ تقویٰ کے لیے ہدایت اور نصیحت ہے ﴿١٣٨﴾

سبق کا خلاصہ:

یہاں سے غزوۂ اُحد کا تذکرہ شروع ہو رہا ہے۔ تقریباً 60 آیات غزوۂ اُحد کے حالات کے بارے میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی کی شان ہے کہ پچھلے واقعات بتا کر ہمیں آنے والے وقت کے لئے تیار کرتے ہیں۔ پچھلی آیات میں ہم نے دیکھا تھا کہ اہلِ کتاب کی سازشوں کا چکر تھا۔ اور یہ کہ وہ اپنے دِل میں ہمارے خلاف کس طرح کے ارادے رکھتے ہیں۔ اور ہر ممکن طریقے سے مسلمانوں کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔

الحمدللہ ہم نے آلِ عمران کا پہلا نصف مکمل کر لیا ہے اور یہاں سے ہم نصفِ ثانی شروع کر رہے ہیں۔ یہاں سے 6 رکوع غزوۂ اُحد کے حالات، واقعات اور اُس پر تبصرے ہیں۔

غزوۂ اُحد ۳ھ شوال میں پیش آیا۔ اِس سے ایک سال پہلے ۲ھ رمضان کے مہینے میں غزوۂ بدر پیش آچکا تھا۔ اُس کی تفصیل ہم سورۃ انفال میں پڑھیں گے۔ یہاں سے آپ ایک بات نوٹ کریں کہ قرآن پاک میں واقعات میں ترتیب عام حالات سے مختلف ہے۔ یعنی ایسے نہیں ہے کہ کوئی واقعہ پہلے پیش آیا تو پہلی سورۃ میں، ایسا نہیں ہے۔ قرآن پاک کی ترتیب نزول کے اعتبار سے نہیں ہے۔

آج ہم غزوۂ اُحد کے بارے میں پڑھیں گے۔ مسلمانوں کو غزوۂ بدر میں شاندار فتح حاصل ہوئی اور مشرکین اُس کا بدلہ لینا چاہتے تھے اس لئے غزوۂ اُحد کا واقعہ اگلے سال ہی پیش آ گیا۔

پہلی وجہ شکست کی وجہ سے کفّار بہت غصّے میں تھے۔

دوسری وجہ جنگِ بدر میں بڑے بڑے 70 سرداروں کے قتل کا بدلہ لینا چاہتے تھے۔

تیسری وجہ مشرکین اپنی بے عزّتی اور شکست کا بدلہ لینا چاہتے تھے۔ اپنے نام سے اس بدنامی کا داغ دھونا چاہتے تھے کہ پہلی جنگ میں ہی ہار گئے۔

غزوۂ بدر والی جنگ منصوبہ بندی سے نہیں لڑی گئی تھی۔ اچانک ایسے واقعات پیش آئے کہ جنگ لڑنا پڑی۔ کچھ صحابہ کرامؓ غزوۂ بدر میں شامل نہیں ہو سکے تھے۔ اُن کی خواہش تھی کہ وہ بھی کسی غزوے میں حصّہ لیں۔ اُن کے دِل میں تڑپ تھی کہ اللہ کی خاطر اپنے آپ کو پیش کریں۔ اللہ نے اُن کو موقع دیا کہ وہ بھی یہ اَجر حاصل کر سکیں۔

ایک اور وجہ یہ تھی کہ مکّہ والوں کا جو قافلہ بچ کر چلا گیا تھا۔ انہوں نے اُس کا سارا سامان جنگ کے لئے Donate کر دیا تھا۔ کہ ہم اب اپنا یہ سارا مال اسلام دشمنی میں استعمال کریں گے۔ وہ سب تیاری کر چکے تھے۔

قصّہ مختصر یہ سب کچھ ہونا تھا، کفر نے ایک سال تیاری کی۔ سارا تجارتی مال لگا دیا۔ ایک ہزار اونٹ اور پچاس ہزار دینار کی رقم جمع کی۔ بے شمار لوگوں نے رضاکارانہ طور پر اسلام دُشمنی کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا۔ وہ سب قبائل جو اسلام دُشمنی کر رہے تھے کو لڑنے کی دعوت دی گئی اور سب کو قریش کے

جھنڈے تلے جمع کیا گیا۔ شاعروں سے مدد لی دی گئی جو اپنی شعلہ بیانی کی وجہ سے مشہور تھے۔ ابو سفیان کی بیوی جس کا نام ہند تھا کو اُن کی لیڈر بنایا گیا۔ یہ شعر پڑھتی تھی اور مردوں کے حوصلے بلند کرتی تھی۔ اُن کے اشعار میں کچھ گندے قسم کے اشعار بھی تھے جس کا معنی یہ تھا کہ اگر تم جنگ جیت کر آ گئے تو ہم عورتیں اپنا حُسن تمہیں پیش کریں گی۔ ایک یہ شعر کا مفہوم کچھ یہ تھا؛

اگر پیش قدمی کروگے تو ہم گلے لگائیں گی اور قالین بچھائیں گی۔ اگر پیچھے ہٹو گے تو رُوٹھ جائیں گی اور الگ ہو جائیں گی۔

جیسے آج کل ملّی نغموں اور قوم ترانوں سے مجاہدوں اور قوم کے ہیروز کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ وہ بھی یہی کچھ کر رہی تھیں۔

مکّہ والوں کے ساتھ تین ہزار کا لشکر تھا۔ تعداد کی کثرت بھی تھی اور ساز و سامان بھی تھا۔ نفرت اور انتقام کا جوش و جذبہ بھی تھا۔

اللہ کے نبی ﷺ تک یہ سب خبریں پہنچیں۔ آپؐ بہت بیدار مغز تھے۔ بہت ذہین اور ذمّہ دار تھے۔ آپؐ نے اپنے ساتھیوں کو جمع کیا اور مشورہ کیا (یہاں سے ہمارے لئے سبق ہے کہ مشورہ سُنّت ہے)۔ تجربہ کار ساتھیوں نے مشورہ دیا کہ مدینہ میں رہ کر مدافعت والی جنگ کرتے ہیں۔ باہر نکل کر نہ لڑیں کیونکہ کفّار زیادہ ہیں اور اُن کی تیاری بھی زیادہ ہے لیکن نوجوان ساتھیوں میں جوش و جذبہ زیادہ تھا۔ انہوں نے کہا کہ نہیں ہم مدینہ سے باہر کھلے میدان میں جنگ لڑنا چاہتے ہیں۔ اللہ کے نبیؐ خود بھی مدینہ کے اندر رہ کر لڑنا چاہتے تھے لیکن جب دیکھا کہ نوجوانوں کی یہ خواہش ہے تو آپؐ نے اُن کا مشورہ مان لیا۔ جب جنگ کے لئے مدینہ سے باہر نکلے تو آپؐ کے ساتھ ایک ہزار لوگ تھے۔

مقامِ شوط پر پہنچ کر عبداللہ بن اُبی (یہ منافق تھا۔ جنگ بدر کے بعد بظاہر مسلمان ہُوا تھا)۔ تقریباً تین سولوگوں کو لے کر الگ ہو گیا کہ ہم ساتھ نہیں جائیں گے۔ ہم تو شہر کے اندر رہ کر لڑنا چاہتے تھے۔ آپ ہمیں باہر لے آئے ہیں۔ ہم تو واپس جارہے ہیں۔ اصل میں یہ بزدل اور منافق تھے۔

جن باتوں کو آج ہم بیٹھے پڑھ رہے ہیں۔ یہ اللہ کے نبیؐ کے لئے مشکل ترین حالات تھے۔ مدینے میں آنے کے بعد چاروں طرف سے لوگوں کی نظریں اسلام پر لگی ہوئی تھیں۔ اُن کو ہر خرابی اور خامی اسلام میں نظر آتی تھی۔ ایسے حالات میں یا تو انسان مجاہد بنے گا جان سے، زبان سے، مال سے یا قلم سے۔ نفاق کا نقطۂ آغاز یہی ہے کہ انسان کو اپنی جان اور مال اسلام سے سے زیادہ عزیز ہوتا ہے۔

جب اسلام کو مسلمانوں کی ضرورت ہو تو جو بندہ ایسے حالات میں مجاہد نہیں بنتا وہ منافق بن جاتا ہے۔

عبداللہ بن اُبی ایک تہائی فوج لے کر نکل گیا۔ فوج میں اضطراب پھیل گیا۔

آپ خود سوچیں اللہ کے نبیؐ کا بہترین دور تھا اور اُس دور میں بھی ایک تہائی لوگ منافق تھے۔ کتنی خطرے کی بات ہے۔ شُکر کریں ہم اُس دور میں نہیں تھے۔ اللہ نہ کرے اگر اُس وقت ہوتے اور کچھ غلط کام کر بیٹھتے تو ہمارا نام شائد اُنہی لوگوں میں شامل ہو جاتا۔ عمر فاروقؓ کی غیرت کا سوچیں اور آج ہمارا حال دیکھ لیں۔

بہر حال ایک تہائی لوگ الگ ہو گئے۔ اللہ کے نبیؐ نے نہیں روکا۔ لا اکراہ فی الدین۔ یہاں سے ایک بات یہ بھی دیکھ لیں کہ غلط سے غلط سوچ رکھنے والا بندہ بھی اپنے ساتھ کچھ لوگ جمع کر لیتا ہے۔ کبھی لوگوں کے پاس بھیڑ کو دیکھ کر نہ سوچیں کہ اتنا ہجوم جمع ہے ضرور کچھ خاص بات ہو گی۔

اوس اور خزرج کے دو قبیلے تھے بنو سلمہ اور بنو حارثہ۔ اُن کا بھی دِل ٹوٹ گیا کہ اتنے لوگ چلے گئے ہیں ہم بھی واپس جاتے ہیں۔ بڑے بڑے صحابہ کرامؓ اُن کو سمجھانے گئے۔ کہ اللہ نے تمہیں کتنا اچھا موقع دیا ہے اور یہ کہ تم نیکی کا موقع ضائع نہ کرو۔ پھر یہ سمجھ گئے اور واپس نہیں گئے۔

اللہ کے نبیؐ نے کچھ نہیں کہا۔ یہ ایک اچھے لیڈر کی نشانی ہے۔

آپ ﷺ 700 لوگوں کو ساتھ لے کر چل پڑے۔ مدینہ سے چار میل کے فاصلے پر اُحد پہاڑ پر قیام کیا۔ اپنے لوگوں کو جمع کیا۔ اُن کو جگہیں مقرّر کیں۔ بہت اچھی طرح منصوبہ بندی کی۔ اپنی فوج کو خوبصورت طریقے سے ترتیب دی۔ اِن کا مقابلہ اپنے سے چار گنا بڑی فوج سے تھا۔ صرف 700 کو یوں پھیلا دیا کہ دیکھنے میں کافی زیادہ لگے۔ پیچھے سے کوئی آ ہی نہیں سکتا تھا۔ صرف ایک ہی خالی جگہ تھی۔ کہ اگر دُشمن چھپ چھپا کر آ جائے تو ایک ٹیلے کے پاس جگہ خالی ہو گی۔

رہبر کامل کتاب میں حضور اکرمؐ کو ایک جرنیل کی حیثیت سے پڑھ کر دیکھیں۔ وہ ایک بہترین جرنیل تھے کہ کم از کم خون بہا کر بہترین نتائج حاصل کئے۔ آپؐ کو پیغمبرِ انقلاب کہتے ہیں۔ آپ نے اتنے تھوڑے لوگوں میں سے پچاس لوگ منتخب کئے اور اُن کو اُس ٹیلے کے پاس مقرّر کیا۔ عبد اللہ بن جبیرؓ کو اُن کا لیڈر بنایا اور اُن سے فرمایا کہ جب تک میں نہ کہوں آپ سب یہاں سے ہٹنا نہیں۔ (عمل کا نقطہ۔ کسی بھی کام کے لئے لیڈر ضروری ہوتا ہے۔ جب بھی کچھ پڑھیں تو سیرتِ رسولؐ سے سبق سیکھیں۔ اِس طرح سیرتؐ آپ کی زندگی میں شامل ہو جائے گی)۔ آپؐ نے فرمایا کہ کسی کو اس طرف سے آنے نہ دینا۔ اور اگر تم یہ دیکھو کہ پرندے ہماری بوٹیاں نوچ رہے ہین تب بھی یہ جگہ نہ چھوڑنا۔ ہماری مدد کے لئے بھی نہ آنا۔

اللہ کی مدد اور اللہ کے نبیؐ کی حکمتِ عملی سے شروع میں ہی مسلمانوں کو فتح حاصل ہونے لگی۔ دُشمن بھاگنے لگے۔ مسلمانوں کو فتح حاصل ہونے لگی۔ جو نہی دشمن نے میدانِ جنگ چھوڑا۔ مسلمانوں نے مالِ غنیمت جمع کرنا شروع کر دیا۔ اَب ٹیلے پر کھڑے صحابہ کرامؓ نے سوچا کہ شائد جنگ ختم ہو گئی ہے یہ ایک Human Error تھی۔

یہ اللہ کے نبیؐ کی نصیحت بھول گئے۔ کہ "تم نے جگہ نہیں چھوڑنی۔ "عبداللہ بن جبیرؓ کے ساتھ سات سے دس لوگ وہاں موجود رہے لیکن باقی صحابہ کرامؓ جگہ چھوڑ کر مالِ غنیمت جمع کرنے لگے۔ خالد بن ولیدؓ جو اُس وقت تک ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے بہت بہادر اور سمجھدار لیڈر تھے وہ بھاگے ہوئے لوگوں کو جمع کرکے ایک گروپ کو لے کر اُس ٹیلے کے پیچھے سے حملہ آور ہوئے۔ خالد بن ولیدؓ ایک شاندار فاتح تھے۔ پہلے کفر کی طرف سے لڑتے تھے پھر اسلام کی طرف سے لڑے۔ اَب جب وہ واپس آئے تو جیتی ہوئی جنگ کا پانسہ پلٹ گیا۔ مسلمان اِس اچانک آفت پر گھبرا گئے۔

اللہ کے نبیؐ کی زندگی میں چھوٹی بڑی جنگیں ملا کر تقریباً ساٹھ جنگیں ہوئیں جن میں واحد یہ غزوۂ اُحد میں مسلمانوں کو نقصان اُٹھانا پڑا۔ باقی ہر ایک میں مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی۔

نورالقرآن ویب سائٹ پر اللہ کے نبیؐ کی جنگوں پر لیکچر موجود ہے۔ وہ سُنیں۔

جب مسلمان گھبرا کر بھاگ رہے تھے تو یہ افواہ بھی پھیل گئی کہ خدانخواستہ اللہ کے نبیؐ شہید ہو گئے ہیں۔ اللہ کے نبیؐ کے دانت مبارک شہید ہوئے۔ آپؐ زخمی ہو گئے۔ اِس دوران ستّر صحابہ کرامؓ شہید ہو گئے۔ اللہ کے نبیؐ کے سگے چچا حمزہؓ شہید ہو گئے۔ اللہ کے نبیؐ نے مسلمانوں کو پکارا۔ مسلمان واپس پلٹے۔ دُشمن پر رعب طاری ہو گیا اور وہ پھر بھاگ نکلے۔

کفّار کی طرف سے ابو سفیان لیڈر تھے۔ شرک سے عقل ماری جاتی ہے۔ اگر وہ چاہتے تو اُس وقت مدینہ پر حملہ کر سکتے تھے۔ لیکن اُن کو اس بات کا ہوش ہی نہیں آیا۔ ایک حملہ کرنے کے بعد جب مسلمانوں کو دوبارہ جمع ہوتے دیکھا تو سب کافر جان بچا کر بھاگ گئے۔

شرک سے انسان کی عقل دُنیاوی معاملات میں تو خوب چلتی ہے لیکن اُس کو اللہ کے آگے جھکنے کا خیال نہیں رہتا۔ وہ مال کی محبت میں دس لوگوں کے آگے جھکتا ہے ایک رَبّ کو سجدہ نہیں کرتا۔

یہاں سے اسلام کے مزاج کو بھی سمجھ لیں کہ اسلام میں واہ واہ کرنے اور تمغے دینے کا رواج نہیں ہے۔ صلے اور اَجر کی توقع صرف اللہ سے ہونی چاہیئے۔ تھوڑی سی حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے۔

ہمین آج کے سبق سے یہ دیکھنے کو ملتا ہے کہ جو لوگ کسی عہدے یا مرتبے کے لئے کام کرتے ہیں اُن کا نفاق ظاہر ہو جاتا ہے۔

ہمیں اللہ کی خاطر دین کا کام کرنے کا سبق ملتا ہے۔

غزوۂ اُحد کی جنگ میں دونوں فریق کا نقصان ہُوَا۔ کسی کو فتح حاصل نہ ہوئی۔ مشرک جو فائدہ اُٹھا سکتے تھے وہ نہ اُٹھا سکے۔ وقتی طور پر مسلمانوں کو نقصان ضرور ہُوَا لیکن بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے۔